بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

فکرِ جدید.................... برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

اس بار ماہِ صیام کے دوران ہمیں متعدد دینی اجتماعات' شہر کے فائیو اسٹار ہوٹلز کی افطار پارٹیوں' افطار ڈنرز' استقبالِ رمضان کے پروگراموں' کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ کی جانب سے منعقدہ رمضان تربیتی کورسز' مختلف مساجد میں اعتکاف کے تربیتی دروس' اور تراویح میں ختم قرآن کی مجالس میں شرکت کا موقع ملا اور سوسائٹی کے مختلف طبقوں' مختلف عمر کے لوگوں' مختلف رنگوں اور لباسوں میں موجود مرد و خواتین بلکہ لیڈیز اینڈ جینٹلمین قسم کے انسانوں' اور جدیدیت پسندوں' اباحت پسندوں' اور مخالفِ مذہب لوگوں کے علاوہ مذہبی ماحول میں رنگے ہوئے نوجوانوں سے ملاقاتوں کا موقع ملا...... ICMA کراچی کا ایک (کاروباری طرز کی تعلیم وتربیت فراہم کرنے والا) ادارہ ہے' اس نے ایک افطار ڈنر ایک موڈرن سی وادی و گودی سمندر پہ رکھا' دنیا نیوز نے بینکوں کے اعلیٰ افسران اور بینکاری و معاشی شعبہ سے وابستہ افراد کے اعزاز میں ایک افطار ڈنر کراچی کے سب سے بڑے اور مہنگے ہوٹل (میریٹ) میں رکھا' ICRC نے ایک افطار ڈنر کا اہتمام پی سی ہوٹل کے وسیع وعریض ہال میں کیا اور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کا ایک افطار پروگرام ہوا' اور ایک افطار ہم نے ایک سیاسی شخصیت کے ہاں کیا.......... مختلف مدارس' مساجد اور طلبہ وطالبات کے استقبالِ رمضان پروگرامز ان کے کالجز یونیورسٹیز میں ہوئے' رمضان المبارک سے ایک ہفتہ قبل سوئی سدرن گیس کمپنی کی آفیسر یونین نے اپنے آفیسرز کے اعزاز میں اسی طرح کا ایک خوبصورت پروگرام ترتیب دیا...... وعلیٰ ہذا القیاس..............

ان سب پروگراموں میں ایک بات مشترک تھی کہ سب کے سب دینی جذبہ کے تحت منعقد کیے گئے تھے اور مجھے اور مجھ جیسے دیگر کم علم' دین سے وابستہ افراد' علماء یا اسکالرز کو اس لئے دعوت دی گئی تھی تا کہ ہم وہاں کوئی دین کی بات انہیں بتا سکیں.......... مجھے نہیں معلوم کہ میں نے ان پروگرامز میں کوئی ایسی بات کہی ہوگی جو بہت ہی یادگار رہے گی یا لوگوں کے دلوں پر بہت ہی اثر انداز ہوئی ہوگی اور لوگوں کو مجھ سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہوگا' اور بلانے والے اور دعوت دینے والے اپنے مقاصد میں کامیاب رہے ہوں گے'..... مگر مجھے یہ معلوم ہے کہ میں اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب رہا...... میں نے گزشتہ برسوں میں اس نوع کی دعوتوں کو قبول نہیں کیا اور

ان میں سے اکثر کو فضول بھی خیال کیا..... اور اپنا وقت رمضان المبارک میں اپنی ذاتی اصلاح کی طرف' اپنی نمازوں تلاوت' ذکر و اذکار' اور سحر و افطار کی گھر پر موجود نعمتوں سے مستفید ہونے اور اپنے بچوں کے ساتھ گھر کے دستر خوان پر وعلی رزقک افطرت..... کی سعادتیں اور برکتیں حاصل کرنے میں گزارا.....

مگر اس بار یہ ارادہ کیا کہ جہاں جہاں بھی بلایا جاؤں گا بحکم مصلح من جاؤں گا اور خلق خدا کی سرگرمیوں اور کارگزاریوں کا مشاہدہ کرنے اور ان میں اصلاحی پہلوؤں کے بیان کی کوشش کروں گا..... اگرچہ اس بار بھی ان تمام دعوتوں کو میں نے قبول نہیں کیا جہاں بلانے والوں کی جانب سے نذرانہ ولفافہ در جیب کرنے کا خطرہ و خدشہ تھا..... اور صرف ایسی دعوتوں کو قبول کیا جہاں اس قسم کی رسم نہیں ہوتی بلکہ صرف ملنا ملانا' کہنا سننا اور جانا آنا ہوتا ہے (اپنے خرچ پر)..... اور کھانا ہوتا ہے بلانے والوں کی طرف سے..... اب آپ کی مرضی چاہیں تو بغیر کھائے پیئے چلے آیئے یا کھا پی کر.........

اس بار جو کچھ وقت ان تقریبات کی نذر کیا تو اس میں ایک سوال نامہ ذہن میں تیار کرلیا تھا' تاکہ اپنا مقصد بھی ساتھ ساتھ پورا ہوتا رہے' دیکھنا یہ تھا کہ اہل وطن کس انداز سے رمضان المبارک گزارتے یا مناتے ہیں..... ویسے ہمارے اس بڑے شہر میں رمضان منانے کا ایک نیا انداز ایک نئے اسکالر اور "ماڈرن مجتہد" نے متعارف کرایا ہے جسے پورے ملک نے دیکھا ہوگا..... اور اجتہاد کے دروازے کے بند ہونے کا رونا رونے والے ہمارے بہت سے متجدد دین کرم فرماؤں نے محسوس کیا ہوگا کہ کوئی مفتی' عالم دین' فقیہ یا روایت پسند مجتہدِ ملت اجتہاد کا دروازہ بند کئے نہیں کھڑا تھا..... بلکہ اجتہاد اب خود ایسے مجتہدین کے نرغے میں تھا جہاں اس مادر پدر آزاد اجتہاد کے سامنے بند باندھنے والا تو کیا اسے برا کہنے والا بھی باقی نہیں رہا......... ملک بھر سے شائع ہونے والے سینکڑوں مذہبی پرچوں میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اس پر حرف گیری کی ہو یا ناپسندیدگی کا اظہار ہی کیا ہو؟ لا مذہبی اور لبرل صحافت کا تو کیا کہنا.....

پہلے جیو اور پھر اب کی بار ایکسپریس ٹی وی سے رمضان انٹرٹینمنٹ کے نام سے جو پروگرام ہوئے وہ فکر جدید کی اجتہادی سوچوں کے عین مطابق نہیں تو قریب تر ضرور ہوں گے..... کسی نے نہ دیکھے ہوں تو امت اخبار میں ان کی رپورٹنگ اور ان پر تبصرے پڑھ لیجئے.....

.........ہم نے لاہور کے فکر جدید کے ترجمان ایک ماہنامہ میں پڑھا تھا......... کہ " دین فقط فضیلت کا دین قرار پایا..... بڑے بڑے ناموں سے اندھی عقیدت کے باعث تحقیق و اجتہاد کا کام کئی صدیوں سے ٹھپ پڑا

ہوا ہے...... "جدید تحقیق کو گمراہی کہا جارہا ہے................ نہیں نہیں آپ کو بھول ہوئی ہے میرے دوست...... تحقیق واجتہاد تو ٹی وی اسکرین سے ہر روز پیش کئے جارہے ہیں...... نئی تحقیق یہ ہے کہ رمضان میں فضیلتیں سنانے اور قوم کو فضیلتوں کے چکر میں رکھنے کی بجائے اور آخرت میں انعام کے وعدوں پر ٹرخانے کی بجائے فی الفور اور نقد انعامات سے نوازنے کا بندوبست کیا جائے......اور وہ جدت پسند سرمایہ داروں نے کیا...... مال حلال سے کیا یا حرام سے یہ آپ جانتے ہوں گے کہ اس قسم کی کھوج کرید میں آپ ماہر ہیں.......... خوب انعامات تقسیم ہوئے اور فکر جدید نے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ فکر دی کہ رمضان میں مساجد جاکر کیا کرو گے وہاں تو مولوی صاحب وہی پرانی باتیں بتائیں گے جو قرآن میں لکھی ہیں کہ نماز ترک کرو گے تو یہ گناہ'...... پڑھو گے تو اتنا اجر وثواب...... مگر ملے گا آخرت میں.......... مسجد جاؤ گے تو مولوی صاحب وہی دقیانوسی باتیں بتائیں گے کہ شب قدر کی فضیلت ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے جس نے شب قدر پالی اسے اللہ کی رضا اور اس کے انعامات سے سرفراز کیا جائے گا مگر یہ سب ہوگا آخرت میں حوریں بھی دیکھنے کو دنیا میں نہیں آخرت ہی میں ملیں گی...... چلو جیو اور ایکسپریس چلتے ہیں...... فکرِ جدید کے مالک ایک مداری نے جہاں دنیا کی حوریں جمع کر رکھی ہیں جن کے لباس مولوی کے نزدیک قابل اعتراض ہو سکتے ہیں مگر فکر جدید کے نزدیک ان میں کوئی قباحت کی بات نہیں بلکہ نئی تحقیق کی روشنی میں یہی عین اسلامی لباس ہیں...... جن کی لچر گفتگو عین اسلامی رنگ میں ڈھلی ہوئی ہے جن کی زبانیں اجتہادِ جدید نے اتنی کھول دی ہیں کہ وہ بے دھڑک ٹی وی سکرین پر اپنی شخصیت کا تعارف کراتے ہوئے اپنے انگ انگ سے دین بیزاری کا اظہار کر سکتی ہیں......

میرے فکر جدید کے مالک دوستوں کو مبارک ہو کہ عہدِ حاضر کے اجتہاد نے نوجوانوں کو روایت پرستی سے آزادی دلا دی ہے اب وہ رمضان المبارک میں مساجد اور ان مساجد میں مختلف تنظیموں جماعتوں اور مسالک کے زیر انتظام ہونے والے روایتی اعتکاف کے اجتماعات میں شریک ہو کر اور لمبے سجدوں والی صلاۃ التسبیح میں گھٹنے چھلوانے کی بجائے مجتہد فکر جدید عامر لیاقت کے اعتکاف (پروگرام) میں اپنی نمازوں کی فکر کئے بغیر اور تراویح سے بے نیاز ہو کر گھٹنوں گھٹنوں کے بل بیٹھنے کو تیار ہیں......اور یہ کوئی منطقیانہ یا فلسفیانہ تصور نہیں بلکہ ہر شخص کو نظر آنے والی وہ تصدیق ہے جس کی تردید آپ بھی نہیں کر سکتے......فوری اور نقد انعام کے لالچ میں بیٹھی دنیا رمضان کے دوران اس مداری کے پروگرام میں یوں بیٹھی تھی جیسے جنت میں گھر مل گیا ہو اور ہر طرف حوریں ہی حوریں نظر آتی ہوں......اور جب کسی حور کو کسی انعام سے اگرچہ وہ ستارہ لان کا کوئی سوٹ ہی

ہونوازا جاتا تو یوں تالیاں بجتیں جیسے آسمان سے کوئی نئی نعمت نازل ہوئی ہو...... جو دنیا میں کم از کم کہیں اور نہیں پائی جاتی اور یہی ان کی رمضان کی دعاؤں اور پروگرام کے لئے جیتے گئے پاس کا حاصل ہے...... اس انعام کے ساتھ اگر چہ انہیں ڈفریا کوئی اور ذلت آمیز کلمات ہی کیوں نہ سننے پڑیں...... مبارک ہو اب آپ کو شکایت نہیں ہونی چاہئے کہ فضیلتیں ہی سنائی جاتی ہیں...... نہیں اب انعام بھی دئے جاتے ہیں اور رمضان میں دیئے جاتے ہیں اور نماز تراویح وسحری کے اوقات میں جو مولوی کے بقول انعام دئے جانے کے خاص اوقات ہیں انہیں میں دئے جاتے ہیں...... اور تو اور خلق خدا بھی انعام میں تقسیم ہوگئی...... انسانوں کو انسانی بچے تحفے میں دئے گئے...... فکر جدید کو ٹی وی اسکرین پر یوں آشکارا دیکھ کر کوئی کہنے کی جراءت کرسکتا ہے کہ یہ گمراہی ہے؟ نہیں صاحب نہ یہ گمراہی ہے نہ قدیم روایت کا صحیفہ جسے سینوں سے لوگ لگائے بیٹھے ہوں......

مجھے اس بار رمضان المبارک کی افطاریوں میں اور مذکورۃ الصدر پروگراموں میں اس طرح کے سینکڑوں مناظر بھی دیکھنے پڑے جن پر استغفار کرنا واجب ٹھہرا...... جہاں فکر جدید کی پاسبانی عروج پر تھی اور مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں باہوں میں باہیں ڈال کر افطار ڈنر کے مزے لے رہے تھے...... اور فکر جدید کے علمبرداروں کو دعاؤں سے نواز رہے تھے کہ جن کی بدولت آج انہیں کوئی روک ٹوک کرنے والا نہ تھا...... اور نہ ثواب سمیٹنے کا تصور دینے والی کوئی شخصیت ان کو اس ثواب وسواد سے محروم کرسکی جو انہیں یہاں آکر حاصل تھا...... محراب ومنبر سے وضو کے فضائل بیان کرنے کی بات آپ نے کی اس میں کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے کی فضیلت کو بھی شامل کرلیجئے تاکہ پانی کے استعمال کا دائرہ ذرا وسیع ہو کر اس کے زیاں کا صحیح ادراک کرا سکے...... اب فائیو اسٹار ہوٹلز کی تقریبات ہی نہیں عام شادی بیاہ کی تقریبات میں بھی لوگ پانی سے نہ اولا ہاتھ دھوتے ہیں نہ بعد میں بلکہ ٹشو کلچر نے انہیں پانی سے استنجا سے بھی نجات دلادی ہے...... اللہ اعلم غسل واجب کی کیا کیفیت ہے؟...... فکر جدید واجتہادِ عصر حاضر نے فضیلت کی تمام باتیں رد کردی ہیں اور عوام اس پر عمل پیرا ہے جبکہ آپ ہنوز پانی کے زیاں کا رونا رو رہے ہیں......

رہا معاملہ مٹھی بھر ان باریش جوانوں کا اور ان برقعہ ونقاب پوش فتات کا...... تو ہدفِ تنقید ان کو رہنا ہے اور رہیں گے کیونکہ وہی لے دے کہ روایت پرست مسلمانوں کا گروہ ہے اور برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر...... مداری کے پروگرام میں موجود نوجوانوں کی کوئی حرکت شاید جدید اسلام کے دائرہ سے خارج نہیں اس لئے ان پر کسی تحریر کی ضرورت ہے نہ تقریر کی...... مدرسہ ومسجد کی تعمیر میں شرکت کرنے کی

☆...... نبینی کہ چون گربہ عاجز شود ☆☆☆ برآرد بہ چنگال چشم پلنگ...... ☆

بہت فضیلت بیان کی جاتی ہے نہیں کرنی چاہئے تا کہ مسجدیں کم سے کم اور مدارس بالکل نہ بنیں کہ فکر جدید کی راہ میں کچھ تھوڑی بہت رکاوٹ اور سد راہ ہیں تو یہی ہیں...... جہاں تک مساجد و مدارس کی تعمیر میں مالِ حرام قبول کر لینے کے طعنہ کی بات ہے تو گھر کی خبر لیجئے...... آج بھی غالباوہ مسجد روئے زمیں پر کہیں موجود ہے جو کسی کوٹھے والی نے تعمیر کرائی تھی اور لوگ کراہت کے ڈر سے اس میں نماز کو نہ جاتے تھے...... کوئی ماڈرن اسکالر تھا نہیں جو جواز کا فتوی دیتا چنانچہ اس نے علامہ فضل حق خیر آبادی سے گزارش کی تھی کہ آپ کوئی ایسی تحریر لکھ دیں کہ لوگ اس میں نماز پڑھنے لگیں :...... آپ نے لکھا......

بکسبِ خاص مسجد ساخت فتو...... بحر ابش دخول خاص و عام است

قلم برداشتم چوں بہر تحریر...... ندا آمد کہ ایں بیت الحرام است

آپ کو بھی خدانخواستہ کسی ایسی ہی "فتو" نے تو محفل نعت میں نہیں بلالیا کہ آپ کو ہر محفل نعت پر خرچ ہونے والا سرمایہ حرام اور ناجائز نظر آنے لگا ہے...... کس نے فتوی دیا ہے کہ محافل نعت یا تعمیر مسجد میں مالِ حلال کی شرط مرتفع ہو چکی ہے...... ہے کسی کا فتوی تو پیش کیجئے ورنہ فکر جدید کا تو ہر ایسے عمل پر فتوی ہے جس سے اس کے کام میں رخنہ اندازی ہوتی ہو...... خدا کے لئے دین جو محمد رسول اللہ کی امانت ہے اسے امانتِ رسول سمجھ کر ہی آگے منتقل فرمایئے اور اس میں اپنی طرف سے جدت طرازی کی کوششوں کو تحقیق جدید وفکر جدید کا نام دے کر اور بلا وجہ روایت، فقہ وحدیث وتفسیر کے خلاف زبان درازی اور محدثین وفقہاء ملت سے رشتہ وتعلق کو بڑے بڑے ناموں سے اندھی تقلید کا طنز...... سنبھال کر رکھئے...... شاید قیامت میں کام آجائے...... اور آپ کے نامہ اعمال میں "نیکیوں کا" اضافہ کر جائے جن کی سردست آپ کو ضرورت نہیں کہ نیکیوں میں اضافہ کی خواہش پھر وہی فضیلت کی بات ٹھہرے گی...... اور بابِ فضائل کو تو بند ہو جانا چاہئے تا کہ بابِ اجتہادِ جدید وا ہو سکے جہاں بڑے بڑے مسلم مفکرین کی تقلید نہیں کافر جاپانیوں کی تقلید کرتے ہوئے کوڑے کرکٹ کو سونا بنایا جا سکتا ہو...... جہاں رمضان المبارک جیسا مہینہ اور روزے جیسی عبادت نہیں مگر کرپشن، ملاوٹ جیسی بیماریوں سے پاک معاشرہ قائم ہے اگر چہ دس ہزار طوائفیں صرف ٹوکیو کے فلیٹوں میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد وجنسی کرپشن کی ہر وقت منتظر رہتی ہیں ...... اور اپنے "پاکیزہ بدن" ان کی خدمت کے لئے پیش کرتی ہیں...... ہاں ان کے فلیٹوں کی طرف جانے والے راستوں پر کوئی بریکر نہیں ہے آپ نے صحیح کہا بخدا پورے جاپان میں کوئی بریکر نہیں...... نہ اسپیڈ بریکر نہ ناجائز جنسی تسکین کی راہ میں حائل کوئی ایٹی کیٹ بریکر......

☆ اعلمه الرماية كل يوم ...... فلمااشتد ساعده رماني ☆